سوال

(287)اگر عورت سسرال والوں کے ساتھ نہ رہنا چاہتی ہو؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں سات برس سے خاوند کے گھر والوں کے ساتھ رہ رہی ہوں مگر اپنے سسر کے ساتھ موافقت نہیں کر سکی۔ جس بنا پر میں نے خاوند سے مطالبہ کیا ہے کہ ہم اس فلیٹ سے کہیں اور منتقل ہو جائیں اسے یہ بات بہت ناگوار گزرتی ہے اور وہ کہتا ہے کہ میں اپنے والدین کے بغیر نہیں رہ سکتا۔ لیکن حالت یہ ہے کہ میں بھی ساس سسر اور دیور کے ساتھ نہیں رہ سکتی۔ تو کیا میرا یہ مطالبہ گناہ ہے؟ اور اسلام اس معاملے میں کیا کہتا ہے مجھے جتنی جلدی ہوسکے جواب ارسال کریں میں برداشت نہیں کر سکتی اور یہ چاہتی ہوں کہ خاوند میرے ساتھ ایک سعادت کی زندگی گزارے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

پہلی بات تو یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خاوند کے غیر محرم رشتہ داروں کو بیوی کے پاس جانے سے منع فرمایا ہے جیسا کہ حدیث میں ہے کہ۔

"عورتوں کے پاس جانے سے بچو۔ایک انصاری شخص کہنے لگا اے اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ ذرا خاوند کے عزیز و اقارب کے بارے میں تو بتائیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خاوند کے عزیز و اقارب تو موت ہیں۔"(مسلم 2172۔کتاب السلام باب تحریم الخلوۃ بالاجنبیۃ والدخول علیھا۔بخاری 5232۔کتاب النکاح باب لا یخلون رجل بامراۃ الاذو محرم ترمذی 1171 کتاب الرضاع باب ماجاء فی کراھیہ الدخول علی المغیات احمد 17352۔ابن حبان 5588 طبرانی کبیر 762/17۔شرح السنۃ للبغوی 2252۔ بیہقی 90/7)

لہٰذا کسی بھی دیور کے ساتھ خلوت جائز نہیں ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ وہ اتنے چھوٹے ہوں جن سے کوئی خطرہ نہ ہو۔ دوسری بات یہ ہے کہ خاوند پر واجب ہے کہ وہ بیوی کے لیے ایسی رہائش مہیا کرے جو اسے لوگوں کی آنکھوں بارش اور گرمی و سردی وغیرہ سے بچائے اور وہ اس میں مستقل طریقے سے رہے یہ بھی یاد رہے کہ اگر عقد نکاح کے وقت بیوی نے اس سے بڑی رہائش کی شرط رکھی تو اسے پورا کرنا ضروری ہوگا اور خاوند کو یہ نہیں چاہیے کہ وہ اپنی بیوی پر اپنے کسی دیور کے ساتھ مل کر کھانا لازم کرے۔ خاوند کو چاہیے کہ وہ اپنی بیوی کے لیے حسب استطاعت رہائش تیار کرے جو عرف و معاشرے کی عادات اور معیار کے مطابق ہو۔

حافظ ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ کا کہنا ہے کہ:

خاوند ضروری ہے کہ استطاعت کے مطابق اپنی بیوی کو رہائش دے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے"تم انہیں اپنی طاقت کے مطابق وہاں رہائش دو جہاں تم خود رہے ہو۔" (الطلاق: 6)

امام ابن قدامہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ :

خاوند پر بیوی کےلیے رہائش کا انتظام کرنا واجب ہے اس کی دلیل اللہ تعالی کا یہ فرمان ہے "تم انہیں اپنی طاقت کے مطابق وہاں رہائش دو جہاں تم خود رہتے ہو۔" (الطلاق : 6)

جب مطلقہ (رجعیہ) کےلیے رہائش ثابت ہے تو جو نکاح میں ہے اس کےلیے تو بالاولیٰ واجب ہوگی۔ اللہ تعالی کا فرمان ہے کہ :

"اوران کے ساتھ طریقے کے ساتھ بودو باش میں ہی رکھا جائے گا اور لوگوں کی نظروں سے اسے چھپانے کےلیے بھی رہائش ہی ضروری ہے پھر مال و متاع کی حفاظت اور عورت کے ساتھ تعلقات کےلیے بھی رہائش کے بغیر کوئی چارہ نہیں۔ (مزید دیکھئے المغنی لابن قدامہ 237/9)

کاسانی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں۔

اور اگر خاوند اپنی بیوی کو اس کی سوکن کے ساتھ رکھنا چاہے یا پھر اپنے کسی رشتہ دار مثلاً والدہ بہن یا دوسری بیوی کی بیٹی یا کسی اور رشتہ دار کے ساتھ مگر بیوی ان کے ساتھ رہنے سے انکار کردے تو خاوند پر ضروری ہے کہ اسے علیحدہ گھر میں رکھے۔ اور اگر وہ کسی بڑے سے گھر میں اسے ان کے ساتھ رکھے کہ جس میں ہر چیز کا بالکل علیحدہ انتظام ہو تو پھر وہ علیحدہ مکان کا مطالبہ نہیں کر سکتی۔ (دیکھئے بدائع الصنائع 23/4)

اس بنا پر خاوند کےلیے جائز ہے کہ وہ آپ کو گھر کے کسی ایسے الگ کمرے میں رہائش دے جہاں پر نہ تو کسی فتنے ڈر ہو اور نہ ہی بالغ مردوں کے ساتھ خلوت کا خدشہ ہو۔ البتہ خاوند کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ آپ کو گھر کے باقی افراد کے کام کرنے پر بھی مجبور کرے یا اس پر مجبور کرے کہ آپ ان کے ساتھ کھائیں یا پیئیں۔

اور اگر وہ استطاعت رکھتا ہو تو آپ کےلیے علیحدہ گھر کا بندوبست کرے اسی میں خیر ہے لیکن آپ کی ساس اور سسر بوڑھے ہیں اور اپنے بیٹے کے محتاج ہیں اور ان کی خدمت کرنے والا اس کے علاوہ اور کوئی نہیں اور ان کی خدمت وہیں رہ کر کی جا سکتی ہے تو پھر اس پر واجب ہے کہ وہ وہیں رہے آخر میں ہم اپنی مسلمان بہن سے گزارش کرتے ہیں کہ آپ صبر کریں اور اپنے خاوند کو راضی کرنے والے اعمال میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور اس کے والدین کی خدمت میں حتی الوسع تعاون کریں حتی کہ اللہ تعالی آسانی پیدا فرمادے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے نبی پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے۔ (آمین یارب العالمین) (شیخ محمد المنجد)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ نکاح و طلاق

ص362

محدث فتویٰ